Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ماہنامہ اردو)

ریویو آف ریلیجنز

(قادیان)

(یعنی)

دنیا کے مذاہب پر نظر

ایڈیٹر

عبدالقدیر نیاز

بابت ماہ رجب سنہ ۱۳۶۴ھ مطابق ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء

ماہ وفا ۱۳۲۴ ہش

جلد ۴۴ عدد ۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقاصد و قواعد رسالہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اردو) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۲ء میں حسب ذیل مقاصد کے پیشِ نظر جاری فرمایا تھا:-

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفینِ اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقاید کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے تو بروقت شکایت موصول ہونے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائے گا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرونِ ہند تین روپے اور بیرونِ ہند چار روپے ہے۔ طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہئے۔ ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ واری دفتر پر نہ ہوگی۔

ترسیلِ زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہونی چاہئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اردو ماہنامہ ہے، بوجہ علمی مجلہ ہونے کے اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے۔ نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے:-

تعداد	ایک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	ایک سال
ایک صفحہ	تینتیس روپے	انہتر روپے	ایکسو چوالیس روپے	دوسو ستر روپے
نصف صفحہ	اٹھارہ روپے	اڑتالیس روپے	چوراسی روپے	ایکسو پچاس روپے
ربع صفحہ	بارہ روپے	تیس روپے	پچپن روپے	نوّے روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

ماہنامہ

ریویو آف ریلیجنز (اردو)

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہلِ مذاہب کا تشحیذ الاذہان

جلد ۴۴ | ماہِ رجب ۱۳۶۴ھ مطابق ماہِ جولائی ۱۹۴۵ء | عدد ۷

فہرست مضامین

مُغل یا پٹھان	ص ۲	از جناب پیر صلاح الدین صاحب ملتان
فہرست اغلاط در رسالہ ریویو آف ریلیجنز ماہ جون ۱۹۴۵ء	ص ۳	ایڈیٹر
سید سلیمان صاحب کے خطوط میں سے باقی ماندہ قابلِ جواب امور۔	ص ۵	از جناب مولوی عطا محمد صاحب امرتسر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات المصلح الموعود

مُغل یا پٹھان

(از جناب پیر صلاح الدین صاحب ملتانی)

۲۷ر امان کو حضرت المصلح الموعود ملتان ٹھہرے۔ ظہر اور عصر کی نماز کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ حضور ہم تو اب تک آپ کو مغل ہی سمجھتے تھے۔ مگر حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے لکھا ہے کہ دراصل آپ پٹھان ہیں۔

فرمایا:۔

"میر صاحب کی تو رَو ہوتی ہے۔ مَیں نے ان کا مضمون پڑھا نہیں۔ مگر سُنا ہے کہ ایک دلیل انہوں نے ہمارے پٹھان ہونے کی یہ دی ہے کہ ہماری لڑکیاں پٹھانوں کے ہاں بیاہی گئی ہیں۔ اِس دلیل کے مطابق تو خود میر صاحب بھی پٹھان بنتے ہیں کیونکہ ان کی لڑکیاں بھی ہمارے گھروں میں آئی ہیں۔"

مَیں نے عرض کیا کہ حضور ان کی اصولی دلیل یہ تھی کہ خدا تعالیٰ نے اپنے الہامات "کلمۃ اللہ خاں"، "شادی خاں" وغیرہ میں "خاں" کہکر اِس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ آپ پٹھان ہیں۔

فرمایا کہ:۔

"خان تو ترکوں کا اعزازی خطاب تھا۔ اور پٹھان چونکہ ان کے ماتحت رہے ہیں اس لئے انہوں نے یہ خطاب اپنا لیا۔ جس طرح آجکل بعض دیسی لوگ "صاحب" کہلاتے ہیں۔ اور یہ خطاب ترکوں نے پٹھانوں سے بہت پہلے استعمال کیا ہے۔ مثلاً چنگیز خاں، قبلا خاں، ہلاکو خاں وغیرہ۔ سب سے پہلے تیمور نے اپنے نام کیساتھ امیر کا لفظ لگایا اور امیر تیمور کہلوایا۔ بعد میں امیر زادہ اور اس سے میرزا ہوگیا۔ اس سے پہلے وہ لوگ خان کا لفظ ہی استعمال کرتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کے کلام میں خان کا لفظ بھی اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔"

نوٹ: یہ مضمون چونکہ الفضل میں شایع نہیں ہوسکا اسلئے توقف کیساتھ بھیجا جارہا ہے۔ خاکسار صلاح الدین 26/5/46

فہرست اغلاط رسالہ ریویو آف ریلیجنز ماہ جون ۱۹۴۵ء

نمبر صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱۷	غلط مبحث	غلط مبحث
۱۲	۲۰	تشکرانہ	متشکرانہ
۱۳	۷	بمقدور	تابمقدور
۱۳	۱۳	اُن پر اُن	اُن پر یا اُن
۱۷	۱۳	چوہرشُر	چوپُرشُد
۲۰	۴	کی فرمائے	کی پیش فرمائے
۲۱	۵	غلط مبحث	خلط مبحث
۲۱	۲۰	اطناب محل	اطنابِ مملّ
۲۶	۱۴	بسارت	جسارت
۲۶	۱۵	ایک ایک نقظ	ایک ایک نُقطہ
۲۷	۷	مقدم	متقدم
۲۸	۹	نحدث ابن	نُحدث انّ ابن
۲۹	۱۱	فجمع	فُجمعَ
۲۹	۲۰	آخری شخص عدیم المثال	آخری شخص یعنی عدیم المثالی
۳۵	۱۸	حالت راز	حالت زار
۳۶	۳	پر یہ اسلام	پر اسلام
۳۶	۱۲	کہ اگر آپ	کہ آپ
۳۷	۱۳	ہمسری کا دم	ہمسری کا بھی دم
۴۲	۲۵	بحر فضا	بحر فضل
۴۷	۱۶	مسلمانوں کو نہیں	مسلمانوں کو نہیں نہیں
۴۸	۲۰	نفسی	نفسً
۴۸	۲۰	فرط	فرطتُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸	۲۴	ص ۳۶-۴۰	ص ۱۸-۲۱ حاشیہ
۴۹	۷	ہیں	ہیں
۴۹	۲۱	ملائک کی حفاظت	ملائکہ حفاظت
۵۰	۲	زندہ	اندر
۵۲	۲۳	The mice will Play	The mice Play
۵۳	۶	ختم بی النبیوّن کا یہ مفہوم	ختم بی النبوۃ کا مفہوم
۵۳	۹	المفکرین والممعنین	المفکرین نالمُمعنین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ سے پیوستہ

سید سلیمان صاحب کے خطوط میں سے باقیماندہ قابلِ جواب امور

(از مولوی عطاء محمد صاحب امرتسر)

امید ہے۔ آپ پر واضح ہوگیا ہوگا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اس عقیدہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ کہ ہر قسم کے روحانی فیوض حضورؐ کی وساطت سے ملیں۔ اور جسے حضورؐ چاہیں اُسے ملیں۔ یا اس عقیدہ سے کہ آپ کی ذات پر تمام فیوض و برکات کا خاتمہ ہو جاوے۔ اور آئندہ کے لئے کسی کو کوئی روحانی درجہ نہ ملے۔ نہ آپ کی وساطت سے اور نہ براہِ راست۔

ظاہر ہے کہ رحمۃً لِلعٰلمین حضورؐ کی شان میں اسی لئے وارد ہوا۔ کہ حضورؐ رحمت کے دروازے کھولنے والے ہیں (اپنے لئے اور اپنے کامل متبعین کے لئے) پس بہ فحوائے انّا ارسلنٰک شاھداً ومبشّراً ونذیراً لّتؤمنوا باللّٰہ و رسولہٖ وتعزّروہُ وتوقّروہ وتسبّحوہ بکرۃ واصیلاً۔ اللہ رسول پر ایمان کے دعویٰ میں صادق وہی ہے۔ جو اس پہلو کو اختیار کرے جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و توقیر ہو۔ اور اپنے لئے ہلاکت کا موجب سمجھے اس پہلو کو جس میں حضور پُر نور کی (نعوذ باللہ نعوذ باللہ) تحقیر کا ذرا سا بھی شائبہ پایا جاوے۔

آں مکرم نے مجھے یہ نصیحت بھی فرمائی ہے کہ میں اپنا وقت کسی مفید شغل میں صرف کروں اس کے متعلق سب سے اول میں آں مکرم کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اس کے بعد میں مختصر طور پر صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ جب (۱) مسلمانوں کا ایک واجب الاطاعت امام تھا۔ (۲) جب ان کا ایک مرکز تھا (۳) ان کا ایک بیت المال تھا (۴) ان کا ایک محکمہ قضا تھا تو (۵) ان کا سب سے مفید اور محبوب مشغلہ اللہ تعالےٰ نے یہ تجویز فرمایا تھا۔

ا۔ کنتم خیر اُمّۃ اخرجت للنّاس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۔ من احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً وقال انّنی من المسلمین ۔ اور مسلمان اِس تندہی ۔ شغف اور انہماک سے اس فریضہ کی ادائیگی میں مشغول تھے ۔ کہ انہیں سخت سے سخت تکالیف پہنچائی جاتی تھیں ۔ دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا جاتا تھا ۔ جلاوطن کیا جاتا تھا ۔ جانی اور مالی نقصان پہنچایا جاتا تھا ۔ مگر ان سب مصائب کی برداشت کرتے تھے ۔ پر اپنا محبوب مشغلہ نہ چھوڑتے تھے حتّٰی کہ شاہی درباروں میں جلاوطنی کی حالت میں بھی بے دھڑک اعلائے کلمۃ الحق سے باز نہ رہ سکتے تھے ۔ اور اگرچہ میں ڈرتا ہوں کہ خط کے غیرمعمولی طور پر لمبا ہو جانے سے آپ کا خاطر عاطر ملول نہ ہو جاوے لیکن موقعہ کے مناسب منہ پر آئی ہوئی بات چونکہ رُک نہیں سکتی اس لئے میں اپنا مافی الضمیر حضرت جعفر ابن ابی طالب کی زبانی عرض کرتا ہوں ۔

"ایّھا الملک کنا قوماً اھل جاھلیۃٍ نعبد الاصنام و ناکل المیتۃ ونأتی الفواحش ونقطع الارحام ونسیء الجوار ویاکل القوی مِنّا الضعیف فکنّا علیٰ ذٰلک حتّٰی بعث اللّٰہ الینا رسولاً منّا نعرف نسبہٗ وصدقہٗ وامانتہٗ وعفافہٗ فدعانا الی اللّٰہ لنوحدہٗ ونعبدہٗ ونخلع ما کنّا نعبد نحن وآباؤنا من دونہٖ من الحجارۃ والاوثان وامرنا بصدق الحدیث و اداء الامانۃ وصلۃ الرحم وحسن الجوار والکفّ من المحارم والدماء ونھانا عن الفواحش وقول الزور واکل مال الیتیم وقذف المحصنۃ وامرنا ان نعبد اللّٰہ وحدہ لا نُشرِک بہ شیئاً وامرنا بالصلوٰۃ والزکوٰۃ قالت فعدد علیہ امور الاسلام فصدقناہ وامنّا بہٖ واتبعناہ علیٰ ما جاء بہٖ من اللّٰہ فعبدنا اللّٰہ وحدہ فلم نشرک بہ شیئاً وحرّمنا ما حرّم علینا واحللنا ما احل لنا فعدا علینا قومُنا فعذّبونا وفتنونا عن دیننا لیردّونا الی عبادۃ الاوثان عن عبادۃ اللّٰہ تعالیٰ وان نستحل ما کنا نستحل من الخبائث فلمّا قھرونا وظلمونا وضیقوا علینا وحالوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیننا و بین دیننا خرجنا الیٰ بلادك و اخترنا علیٰ من سواك و رغبنا فی جوارك و رجونا ان لا نُظلم عندك ایّها الملكُ ۔" سیرۃ ابن ہشام صـ۲۰۶ مطبوعہ مصر)

لیکن جب مسلمانوں نے قرآن کو ترک کر دیا ۔ فرقہ فرقہ ہو جانے کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکا قطع تعلق ہو گیا ۔ ان کے قول اور فعل میں مطابقت نہ رہی ۔ یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم چل کر ضلالت و گمراہی کے تاریک و تار گڑھے میں گر گئے اور بدنام کنندہَ نکونامے چند کا مصداق ہو گئے ۔ اور ان کا وجود اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسّلام کیلئے باعث ننگ و عار بن گیا ۔ اور دین متین کی حالت وہ ہو گئی جس کا نقشہ اشعار ذیل میں کھینچا گیا ہے ؎

بیکسے شد دین احمدؐ ہیچ خویش و یار نیست ÷ ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمدؐ کار نیست
ہر طرف سیلِ ضلالت صد ہزاراں تن ربُود ÷ حیف بر چشمے کہ اکنوں نیز ہم ہُشیار نیست
اے مسلماناں خدارا ایک نظر بر حالِ دیں ÷ آنچہ مے بینم بلاہا حاجتِ اظہار نیست
آتش افتاد است در رختش بخیز یدائے یلاں ÷ دیدنش از دور کارِ مردمِ دیندار نیست

مے سزد گر خوں ببارد دیدہَ ہر اہلِ دیں ÷ بر پریشاں حالئے اسلام و قحط المسلمیں
دینِ حق را گردش آمد صعبناک و سہمگیں ÷ سخت شورے اوفتاد اندر جہاں از کفر و کیں
آنکہ نفس اوست از ہر خیر و خوبی بے نصیب ÷ مے تراشد عیبہا در ذات خیر المرسلیں
تیر بر معصوم مے بارد خبیثِ بدگہر ÷ آسماں را می سزد گر سنگ بارد بر زمیں
ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید ÷ دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدیں

تو اللہ تعالےٰ نے " انا نحن نزّلنا الذکرو انّا لہ لحافظون " کے وعدہ کو یاد فرما کر بفحوائے نُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَھُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَھُمُ الْوَارِثِیْنَ قادیان کی مقدس بستی سے حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کو کشتی اسلام کا کھیوا اور باغ ملّت کا مالی بنا کر کھڑا کر دیا ۔ جنہوں نے پوری قوت اور پوری شوکت کے ساتھ گم گشتگان بادیہَ غوایت کو پکارنا اور ع "باز رہ اے فتنے اپنی گرمیٔ رفتار سے" کے فلک بوس نعروں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

للکارنا شروع کر دیا ؎

من خود از بہر ایں نشان زادم ÷ دیگر از ہر غمے دل آزادم!
ایں سعادت چو بُود قسمت ما ÷ رفتہ رفتہ رسید نوبت ما
نعرہ ہامے زنم بر آب زلال ÷ ہمچو مادر دواں پئے اطفال
تا نگر تشنگانِ بادیہ ہا! ÷ گردم زیں فغان و صَلا!
لیک شرط است عجز و صدق و صفا ÷ آمدن با نیاز و خوفِ خدا
جُستن از غربت و تذلّل دل ÷ با خلوص و اطاعتِ کامل
گر کنوں ہم کسے بتابد سر ÷ گیرد از راہِ عدل راہِ دگر
نے زما بُرسد و نہ خود داند ÷ نے زکیں روئے خود بگرداند
آں نہ انساں کہ کرمکے دُون است ÷ راندہ بارگاہ بیچون است
سروکارے بحق نمے دارد ÷ لاجرم لعنتش برو بارد
حجّت مومناں بروست تمام ÷ کارِ ما پختہ عذرِ او ہمہ خام

اِس آسمانی آواز میں کچھ اس قسم کا جادو بھرا ہوا تھا۔ کہ جس جس شخص کے کان میں یہ آواز پڑ گئی۔ وہ اس شمع ہدایت کا پروانہ اور عقل وخرد سے بیگانہ ہو کر دیوانہ وار یہ کہتا ہوا اُس منادی کی طرف دوڑا۔ ربنا اننا سمعنا منادیًا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنّا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنّا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار۔ حتیٰ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں سرفروشانِ اسلام کی ایک ایسی پاکیزہ جماعت تیار ہو گئی کہ ؎

سینۂ شاں زغیر حق پرداخت ÷ وز مے عشق آں یگاں پُر ساخت
چوں شد آں نورِ پاک شاملِ شان ÷ تافت از پردۂ بدر کامل شان
دُور شد ہر حجابِ ظلمانی ÷ شد سراسر وجود نورانی
خاطرِ شاں بجذبِ پنہانی ÷ کرد مائل بہ عشقِ ربّانی
آنچناں عشق تیز مرکب راند ÷ کہ ازاں مشتِ خاک ہیچ نماند
نے خودی ماند نے ہوا و ہوس ÷ اوفتادہ بخاک و خوں سرکس
عاشقانِ جلالِ روئے خدا ÷ طالبانِ زُلالِ جوئے خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پُر زعشق و تہی زِ ہر آزے ÷ گشتہ و زیشاں نجاست آوازے
پاک گشتہ زلوثِ ہستیٔ خویش ÷ رُستہ از بند خود پرستیٔ خویش
آنچناں یار در کمند انداخت ÷ کہ ندانند باد گر پرداخت
قدم خود زدہ براہِ عدم ÷ گم بیادش زفرق تابقدم
ذکرِ دلبر غذائے نغز حیات ÷ حاصل روزگار و مغز حیات
سوختہ ہر غرض بجز دلدار ÷ دوختہ چشم خود زغیرِ نگار
دل و جاں بر رخے فدا کردہ ÷ وصلِ او اصل مدعا کردہ
مُردہ و خویشتن فنا کردہ ÷ عشق جوشید و کارہا کردہ
از ریاؤ خودی شدند جدا ÷ سیل پُر زور بود بُرد از جا
لاجرم یافتند نورِ خدا ÷ چوں خودی رفت شد ظہورِ خدا

اس جماعت کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد ؎

بکوشید اے جواناں تابدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

کے مطابق ؎ ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

دُنیا کے گوشہ گوشہ میں اجیبوا داعی اللہ۔ اجیبوا داعی اللہ کی صدا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس عاجز کو بھی اس نے اس جماعت کا ایک کمترین فرد ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ الذی ھدینا لھٰذا وما کنا لنھتدی لو لا ان ھدینا اللہ اور تیرہ سو سال کی لمبی رات گذرنے کے بعد اپنی ہی رحمانیت کے تقاضا سے نہ کہ ہمارے اعمال کی پاداش میں "انسانیت کے مطلع سے ہدایت و رہنمائی کا نور" "صبح کا تڑکا" اور "آفتاب ہدایت" نمودار فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب بمصداق ارشاد باری تعالیٰ عز اسمہٗ یاایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہٗ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولا یخافون لومۃ لائم ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسعٌ علیمٌ یعنی اے مومنو! جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ کے بعد ایک اور قوم لے آئے گا جن سے وہ خود محبت کرے گا اور وہ قوم اس سے محبت کرے گی۔ مومنوں پر وہ لوگ بڑے فروتن ہوں گے اور کافروں پر غالب۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرینگے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور وہ بڑی وسعت والا اور علم رکھنے والا ہے۔ (المائدہ ع)

نام کے مسلمانوں سے اس مفید کام کی توفیق چھن گئی اور ایک واجب الاطاعت امام ایک مرکز ایک بیت المال اور ایک دار القضا کی برکت سے اس مٹھی بھر جماعت پھیل گئی۔ اللہ تعالیٰ نے وہی جوش وہی اخلاص اور وہی والہانہ سرفروشی اس جماعت کو عطا فرمادی جو آج سے تیرہ صدیاں قبل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں پائی جاتی تھی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آج دُنیا بھر کے تمام براعظموں میں اس قلیل سی جماعت کے باقاعدہ تبلیغی مشن موجود ہیں۔ اور آج قادیان ہی روئے زمین پر ایسی مقدس بستی ہے۔ جس کے جگر گوشے زمین کے گوشہ گوشہ میں اعلائے کلمۃ الحق کے مقدس فریضہ کی ادائیگی کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے اور اس مقصد کو عملی رنگ میں حاصل کرنے کے لئے آئے دن اپنے عزیز و اقارب سے جُدا ہوتے اور غیر ممالک کو روانہ ہوتے رہتے ہیں۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے خود ایک باقاعدہ ادارہ قائم فرماکر واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فألّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخواناً وکنتم علیٰ شفا حفرۃٍ من النّار فانقذکم منہا کذٰلک یبیّن اللہ لکم اٰیٰتہٖ لعلّکم تہتدون۔ (آل عمران ع) کا مقدس ڈھنڈورہ پیٹ دیا ہے۔ اور تمام لوگوں کو اسی ادارہ میں داخل ہونے کا عام حکم فرمایا ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ ہی ڈیفنس آف دین رُولز کے ماتحت ہر قسم کی انجمنیں بنانا اور ملک اور مذہب اور قوم کے نام پر قسم قسم کے ڈھونگ رچانا الٰہی گورنمنٹ نے خلافِ قانون قرار دیدیا ہے۔ اور ہر قسم کے پرائیویٹ مجمعوں پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ مسلمانوں نے اپنی زبوں حالی کا احساس کرکے برساتی کیڑوں کی طرح جابجا انجمنیں بنا رکھی ہیں۔ اور کئی قسم کے ادارے کھولے ہوئے ہیں۔ مگر چونکہ وہ سب منشائے الٰہی کے خلاف ہیں۔ اور خود غرضی پر مبنی ہیں اس لئے روز بروز مسلمانوں کی حالت سدھارنے کی بجائے ان کی جسمانی اخلاقی اور روحانی تباہی کا موجب بن رہے ہیں۔ اور ایک بار پھر لو انفقت ما فی الارض جمیعًا ما الّفت بین قلوبهم ولٰکنّ الله الّف بین قلوبهم انّه عزیز حکیم (انفال ع) کی صداقت کا زبانِ حال سے اقرار کر رہے ہیں۔

ان کی اس ناکامی اور نامرادی کی وجہ یہ نہیں۔ کہ ان کے دُکھوں کا علاج کوئی نہیں۔ یا کوئی مستند اور ماہرِ فن طبیب موجود نہیں۔ بلکہ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے۔ کہ ان کی اکثریت کو تپ دق کے مریض کی طرح باوجود سسکیاں لینے اور قریب المرگ ہونے کے اپنی مرض کا احساس ہی نہیں۔ اور وہ قدر قلیل حصہ جسے احساس ہو چکا ہے اُس میں سے کچھ اپنے آبائی خیالات سے دلبستگی کی وجہ سے۔ کچھ قوم کے لعن طعن کے خوف سے۔ کچھ جھوٹے پیروں نقلی فقیروں اور جاہل ملانوں کے پیچھے لگ کر اور کچھ رسمی علم اور خشک زہد کی آڑ میں انا خیرٌ منه کا نعرہ مارتے ہوئے اُس روحانی طبیب کے پاس تک نہیں پھٹکتے۔ پس انکا علاج ہو تو کیسے ہو۔ اور ایسی بدنصیب قوم کے دن پھریں تو کس طرح؟۔ اور طرفہ تماشا یہ ہے۔ کہ یہ لوگ طبیب کو تو اپنا دشمن سمجھتے ہی تھے۔ مگر جن کو اپنا محرم راز اور حقیقی خیر خواہ ظاہر کرتے ہیں ان کے مشورہ پر بھی اپنی بدبختی کی وجہ سے عمل پیرا نہیں ہوتے۔ لاکھوں لاکھ رحمتیں اور کروڑوں کروڑ برکتیں ہوں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جنہوں نے کوشش فرما کر اسلام پر بُرے دن آنے سے پیشتر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشکوٰۃ نبوت سے نور کا اقتباس فرما کر بھوُلے بھٹکے مسلمانوں کے رستہ میں چراغ ہدایت رکھدیا اور بروقت حضور سے دریافت فرمالیا کہ جب اسلام پر ایسے خطرناک دن آئیں تو وہ کیا کریں چونکہ حضور پُرنور کا جواب بنحوائے اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم گم گشتگان بادیۂ غوایت کے لئے مشعلِ راہ اور ان کے دُکھڑوں کا یقینی اور صحیح آخری علاج ہے اس لئے ان لوگوں کے لئے جو دلی شوق پورے ذوق اور کامل اخلاص سے اپنی دینی دنیوی تندرستی کے دل سے خواہاں ہیں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور پُرنور نے فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت يا رسول الله ان لم
تكن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل الفرق كلها ولو ان
تعض باصل شجرة حتى يدركك الموت وانت على ذلك -
یعنی جب مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہو جائیں تو اُس وقت ایک فرقہ ایسا ہوگا جو جماعت
کہلائیگا۔ ان کا ایک واجب الاطاعت امام ہوگا۔ اُس جماعت اور امام کو لازم پکڑنا اور
اس کے ساتھ مل جانا۔ صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ اگر نہ کوئی جماعت ہو اور نہ کوئی امام
تو پھر کیا کروں۔ حضورؐ نے فرمایا پھر وہ سب پراگندہ لوگ ہوں گے۔ انہیں چھوڑ کر جنگل
میں چلے جانا۔ درختوں کی جڑیں کھا کر گزارہ کرنا۔ اور آبادی میں نہ آنا۔ حتیٰ کہ تمہیں موت
آجائے۔ (بخاری شریف)

کیسا واضح ارشاد ہے۔ اور اُس کتاب میں موجود ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ
کہلاتی ہے۔ مگر اُن لوگوں کے لئے جن کے دل میں خدا کا خوف ہے۔ جنہیں رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ اور جو قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے حضور اپنے
اعمال کی جوابدہی کے لئے حاضر ہونے سے ڈرتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے شرم
وحیا کی لوئی اتار پھینکی ہو۔ ان کے نزدیک خدا رسول اور محاسبۂ اعمال کی پرکاہ کے برابر
بھی حیثیت نہیں ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ وہ مسلمان ہی کیا جو اپنے دل میں ان چیزوں
سے خائف ہو۔

قبلہ سید صاحب! مجھے آل کرم سے عاشقانہ محبت ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ جس
خیر سے اللہ تعالےٰ نے مجھے حصہ بخشا ہے۔ آپ کو بھی اس میں شریک کروں۔ تا جس طرح دُنیا
میں آپ نے عزت [illegible] زندگی بسر کی ہے۔ اسی طرح آخرت میں بھی آپ
[illegible] اللہ تعالےٰ کی گرفت میں آجائیں
کیونکہ اچھا [illegible] وہی شخص ہے جس کا انجام اچھا ہو۔ الامور بالخواتیم پس
آپ [illegible] سے اس [illegible] کو جو میں نے بڑی محنت اور نہایت ہی اخلاص سے لکھا ہے۔ للہ
غور سے [illegible] مطالعہ فرمائیں۔ اور تنہائی میں مطالعہ فرمائیں۔ اور کمی بیشی الفاظ اور
طرز کلام میں اس صراحت سے جو حق گوئی کے لازمی حالات ہوا کرتی ہے مجھے معاف
فرما کر مطالعہ فرمائیں۔ اور [illegible] مگر [illegible] فرمائیں۔ کہ دنیوی عزت، دنیوی مال اور عزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

و اقارب اور یار دوست وہاں کچھ کام نہیں آئیں گے۔ صرف تقوی اللہ کے ماتحت کئے ہوئے
اعمال اور اخلاص سے بھری ہوئی یاد الٰہی کام آئے گی۔ راست گفتاری اور درست کرداری
سے بیڑا پار ہوگا ؎

راستی موجب رضائے خدا است ٭ کس ندیدم کہ گم شد از رہِ راست

اور اگر اللہ تعالے آپ کو اِن باتوں کے سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے
تو آپ بھی اِس نظام میں منسلک ہو کر اپنی شاخِ وجود کو اِس بہشتی اور ثمر دار
درخت سے پیوند کر لیجئے۔ کہ اس سے چند ہی یوم میں (بشرطیکہ پیوند صحیح طور
پر لگ جاوے) انشاء اللہ تعالے خاصیّت ہی بدل جاوے گی اور آپ بدیہی
طور پر محسوس کریں گے کہ آپ کو ایک نئی اور پاکیزہ زندگی مل گئی ہے۔
اللہ تعالے آپ کو بیش از پیش خدمات کی توفیق دیگا۔ اور آپ کا نام نامی و اسم گرامی ہتی
دُنیا تک صفحۂ روزگار پر ثبت رہے گا۔ انشاء اللہ تعالے۔ اور اگر آپ نے دانستہ انکار
کیا جیسا اس زمانہ میں اکثر تندی اور متعصّب مولویوں کا شیوہ ہے۔ اور جس کی
مجھے آپ سے ہرگز توقع نہ رکھنی چاہئے۔ تو اس کی تمام تر ذمہ واری آپ پر ہوگی۔ بلکہ
مجھے صاف الفاظ میں یہ کہنے دیجئے کہ ان تمام لوگوں کی ذمہ داری بھی آپ پر ہوگی۔ جنھوں
نے آپ کے ان بے بُنیاد اوہام پر اپنے ایمانوں کی بُنیاد رکھی ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں
انہیں ہدایت سے محرومی نصیب ہوئی ہوگی۔ ولیحملنّ اثقالھم واثقالاً
مع اثقالھم ولیسئلنّ یوم القیٰمۃ عمّا کانوا یفترونْ (عنکبوت ع)
اس دن تلافیٔ مافات کا کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بلکہ ویوم یعضّ الظّالمُ علٰی یدیہِ
یقول یٰلیتنی اتّخذتُ مع الرّسول سبیلا یٰویلتٰی لیتنی
لم اتخذ فلا نًا خلیلا لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ
اِذْ جَآءَنِیْ وَکَانَ الشَّیطٰنُ للانسان خذولًا ۝ وقال الرسول
یارب انّ قومی اتّخذوا ھٰذا القراٰن مھجورًا ۝ وکذٰلک
جعلنا لکلِّ نبیٍّ عدوًّا مّن المُجرمین وکفٰی بربِّکَ
ھادیًا وّنصیرًا ۝ (فرقان ع) اعاذنا اللّٰہُ من درک الشّقاء و سوء
القضاء۔ اٰمین ثم اٰمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر آپ فرماتے ہیں :- "ان فضول مباحث سے کچھ حاصل نہیں جن کو مدعیان قادیان نے پیدا کیا ہے۔"

یہ فقرہ آپ کی قلبی کیفیت کا آئینہ دار ہے۔ اور اُس حسد یا بُغض یا کینہ کا اظہار کر رہا ہے۔ جو آپ جیسے عالم کی شان کے شایاں نہیں ہے ؎

ہنر بچشمِ عداوت بزرگتر عیبے است ✽ گل است سعدی و در چشمِ دشمناں خار است

اگر تو آپ اللہ کے۔ اللہ کے رسول کے قرآن کریم کے اور اسلام کے دشمن ہیں۔ تو واقعی مدعیانِ قادیاں بڑے مجرم ہیں۔ جو آپ کے دشمنوں سے دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ لیکن اگر آپ ان سب کے دوست ہیں۔ تو مدعیان قادیان تو ان کے عاشق صادق ہیں۔ پھر وہ آپ کو بُرے کیوں لگتے ہیں۔ کیا اپنے دوستوں سے دوستی کرنے والا دوست دوست ہُوا کرتا ہے یا دشمن۔ اور ذرا حق کی مخالفت کا اثر بھی دیکھ لیجئے۔ کہ قادیان میں دعوئے کرنیوالا تو صرف ایک ہے۔ مگر عداوت کی وجہ سے آپ کی زبان پر کلمۂ حق کا جاری ہونا مشکل ہو گیا ہے۔ اور دعوئے کرنیوالے کے متعلق آپ جمع کا صیغہ استعمال کرتے اور صریحاً دروغگوئی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ کیا قرآن کریم میں یہ حکم نہیں۔ کہ دشمنوں کے متعلق بھی فیصلہ کرنے لگو۔ تو عدل و انصاف سے کام لو۔ اور کیا مدعیانِ قادیان کہکر آپ نے قرآنی حکم کی خلاف ورزی نہیں کی؟ کیا مغلوب الغضب آدمی کی زبان پر کلمۂ حق جاری ہو سکتا ہے؟ جو لوگ ادنےٰ ادنےٰ اختلاف کی وجہ سے آپے سے باہر ہو جائیں۔ بین الاقوامی رواداری سے کُلیتہً ناآشنا ہوں۔ اور محض اس غرض سے کہ دشمن نیچے آکے مر جائے۔ اپنا مکان گرانے کو تیار ہو جائیں۔ کیا ایسے لوگوں کا وجود اسلام اور بانئے اسلام کے لئے کسی فخر و مباہات کا موجب ہو سکتا ہے؟

قبلہ سید صاحب! گستاخی معاف۔ ذرا تھوڑی تکلیف گوارا فرما کر اتنا تو معلوم کر لیجئے کہ مدعیانِ قادیان کہتے کیا ہیں۔ ان کی کتابیں مطالعہ کیجئے۔ ضرورتِ وقت کو دیکھئے۔ اور پھر خدا ترسی سے فیصلہ فرمائیے۔ اگر فردائے قیامت کو الم یاتکم نذیر کا سوال ہوا۔ تو جواب کیا دیجئے گا۔ آیا یہ کہ :- انّ الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعد محمدٍ ولا نبی" جو آپ نے سیرت النبی میں تحریر فرمایا ہے۔ یا وہ جو قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے بلیٰ قد جاءنا نذیر فکذبنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقلنا ما نزّل الله من شیء ان انتم الّا فی ضلٰل کبیر ہ

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی * کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

مجھے یقین ہے کہ آپنے "مدعیانِ قادیان" کی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ اور انکے متعلق دشمنوں نے جو جھوٹی اور شرارت آمیز باتیں مشہور کر رکھی ہیں۔ صرف اُن پر اپنے یقین کی بُنیاد رکھکر ایسا لکھدیا ہے۔ ورنہ وہ کتابیں تو ایسی دلچسپ۔ ایمان افروز اور جادو بھری تاثیر رکھنے والی ہیں۔ کہ جس کی ایک دفعہ ان پر نگاہ پڑجاتی ہے۔ وہ ہزار جان سے ان کا عاشق زار بن جاتا ہے۔ اور جان جائے تو جائے۔ مگر وہ اُن کتابوں سے جُدا ہونا پسند ہی نہیں کرتا۔ اُن کتابوں کے مضامین تو پڑھنے سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ بغیر پڑھنے کے اُس آسمانی شہد کی لذّت سے انسان بہرہ ور نہیں ہوسکتا لیکن صحیح الدماغ دانشمند آدمیوں کو تو ان کتابوں کے ناموں میں بھی ایک جادو بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ مثلاً براہین احمدیہ۔ ازالۂ اوہام۔ توضیح مرام۔ ضرورۃ الامام۔ آئینۂ کمالاتِ اسلام۔ شہادت القرآن۔ حقیقۃ الوحی۔ چشمۂ معرفت وغیرہ وغیرہ۔ حمامۃ البُشریٰ۔ کرامات الصادقین۔ نور الحق۔ اعجاز المسیح۔ کیا پیارے اور پاکیزہ نام ہیں۔ اور جس کتاب کو اٹھا کر دیکھو۔ وہ اسم بامسمّٰے ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی تعریف اور حمد وثنا سے مملو ہے۔ زندہ خدا۔ زندہ کتاب۔ زندہ نبی اور زندہ مذہب کی خوبیاں ان کتابوں میں کوٹ کُوٹ کر بھر رکھی ہیں۔ اور جس کتاب کو جہاں کہیں سے پڑھو۔ دل اندر ہی اندر چٹکیاں لینے اور آسمانی نور سے منوّر ہونے لگتا ہے۔ بشرطیکہ ایمان کی رتی اندر موجود اور قلب کا بلب فیوز نہ ہوگیا ہو۔

اب مَیں نمونہ کے طور پر چند ایک عبارات نثر اور نظم میں آں مکرم کے مطالعہ کے لئے ذیل میں تحریر کرتا ہوں۔

۱۔ "نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال والے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اُس کے غیر کو اُس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر نجات یافتہ کہے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔"
(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

۲۔"اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدا نما مذہب ہے۔ کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہو جاوے۔ جو خدا تعالےٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں۔ تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لیگا۔ وہ خدا جو دنیا کی نظروں سے ہزاروں پردوں میں ہے۔ اس کی شناخت کے لئے بجز قرآنی تعلیم کے اور کوئی بھی ذریعہ نہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۵)

۳۔"یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مرتبہ کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اسکی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کرنیکا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے۔ جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اسکی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے۔ اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی ہے۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶)

۴۔"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دُنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پائیں۔"

۵۔ اے سُننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے۔ جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سُنتا ہے جیسا کہ پہلے سُنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سُنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سُنتا بھی ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطّل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔"

۶۔ "وہ واحد ہے۔ اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔ اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی۔ کیونکہ نبوّتِ محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچّائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں۔ اسی کے اندر ہیں۔ نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں۔" (الوصیت ص۱۲)

۷۔ "دُنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو۔ کہ وہ خدا سے جُدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو۔ اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضبِ الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو۔ جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔" .... "خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے۔ جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر۔ اپنی لذات چھوڑ کر۔ اپنی عزت چھوڑ کر۔ اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ مگر تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔"

۸۔ "بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گِدّوں کی طرح گرتے ہیں۔ اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں۔ وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے۔ اور ہر ایک ناپاک دل اس سے بیخبر ہے۔" (کشتی نوح صـ۲۷)

"نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔"

۹۔ "اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں۔ تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجے پر ہو۔"

"ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور ان کا ہم نشیں اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے۔ اور خدا کے ساتھ صاف نہیں وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔" (کشتی نوح صـ۴۰)

۱۰۔ "کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں۔ کہ اس کا ایک خدا ہے۔ جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہ تمہیں سیراب کریگا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا۔ مَیں کیا کروں اور کِس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں کِس دف سے مَیں بازاروں میں منادی کردوں تا لوگ سُن لیں۔ اور کِس دوا سے مَیں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھُلیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۴۴)

۱۱۔ حقیقی خدا دانی تمام اس میں منحصر ہے۔ کہ اُس زندہ خدا تک رسائی ہو جائے۔ جو اپنے مقرب انسانوں سے نہایت صفائی سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنی پُرشوکت اور لذیذ کلام سے ان کو تسلی اور سکینت بخشتا ہے جس طرح ایک انسان دوسرے انسان سے بولتا ہے۔ ایسا ہی یقینی طور پر جو بکلی شک و شبہ سے پاک ہے۔ ان سے باتیں کرتا ہے۔ ان کی بات سُنتا ہے۔ اور اس کا جواب دیتا ہے۔ اور ان کی دعاؤں کو سن کر دعاؤں کے قبول کرنے سے انکو اطلاع بخشتا ہے۔ اور ایک طرف لذید اور پُرشوکت قول سے اور دوسری طرف معجزانہ فعل سے اور اپنے قوی اور زبردست نشانوں سے ان پر ثابت کر دیتا ہے کہ مَیں ہی خدا ہوں۔ وہ اوّل پیشگوئی کے طور پران سے اپنی حمایت اور نصرت اور خاص طور کی دستگیری کے وعدے کرتا ہے اور پھر دوسری طرف اپنے وعدوں کی عظمت بڑھانے کے لئے ایک دُنیا کو ان کے مخالف کر دیتا ہے۔ اور وہ لوگ اپنی تمام طاقت اور تمام مکر وفریب اور ہر ایک قسم کے منصوبوں سے کوشش کرتے ہیں کہ خدا کے ان وعدوں کو ٹال دیں۔ جو اس کے ان مقبول بندوں کی حمایت اور نصرت اور غلبہ کے بارے میں ہیں۔ اور خدا ان تمام کوششوں کو برباد کرتا ہے۔ وہ شرارت کی تخمریزی کرتے ہیں۔ اور خدا اس کی جڑ باہر پھینکتا ہے۔ وہ آگ لگاتے ہیں اور خدا اس کو بجھا دیتا ہے۔ وہ ناخنوں تک زور لگاتے ہیں۔ آخر خدا ان کے منصوبوں کو انہیں پر اُلٹا کر مارتا ہے۔ خدا کے مقبول اور راستباز نہایت سیدھے اور سادہ طبع اور خدا تعالےٰ کے سامنے ان بچوں کی طرح ہوتے ہیں۔ جو ماں کی گود میں ہوں۔ اور دُنیا ان سے دشمنی کرتی ہے۔ کیونکہ وہ دُنیا میں سے نہیں ہوتے اور طرح طرح کے مکر اور فریب ان کی بیخکنی کے لئے کئے جاتے ہیں۔ قومیں ان کے ایذا دینے کے لئے متفق ہو جاتی ہیں۔ اور تمام نااہل لوگ ایک ہی کمان سے ان کی طرف تیر چلاتے ہیں۔ اور طرح طرح کے افترا اور تہمتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگائی جاتی ہیں تا کسی طرح وہ ہلاک ہو جائیں اور ان کا نشان نہ رہے۔ مگر آخر خدا تعالیٰ اپنی باتوں کو پوری کر کے دکھلا دیتا ہے۔۔۔۔۔ یہ خدا ہے جس کے ان قولی فعلی تجلیات کے بعد جو ہزاروں انعامات اپنے اندر رکھتی ہیں اور نہایت قوی اثر دل پر کرتی ہیں۔ انسان کو سچا اور زندہ ایمان نصیب ہوتا ہے۔ اور ایک سچا اور پاک تعلق خدا سے ہو کر نفسانی غلاظتیں دُور ہو جاتی ہیں۔ اور تمام کمزوریاں دُور ہو کر آسمانی روشنی کی تیز شعاعوں سے اندرونی تاریکی الوداع ہوتی ہے۔ اور ایک عجیب تبدیلی ظہور میں آتی ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۲۰/۲۱)

۱- جمال و حسنِ قرآں نورِ جان ہر مسلماں ہے ✤ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا ✤ بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا ✤ پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مُرجھا ہی چلا تھا پودا ✤ ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے ✤ جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں ✤ مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

شکر خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں ✤ غنچے تھے سارے پہلے اب گُل کھلا یہی ہے
کیا وصف اُس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا ✤ دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسے خوابیں ✤ خالی ہیں ان کی قابیں خوانِ ہدیٰ یہی ہے
اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا ✤ راتیں تھیں جتنی گذریں اب دن چڑھا یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں ✤ قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

۲- از نورِ پاک قرآں صبحِ صفا دمیدہ ✤ بر غنچہ ہائے دلہا بادِ صبا وزیدہ
ایں روشنی و لمعاں شمس الضحیٰ ندارد ✤ ویں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ
آں نیّرِ صداقت چوں رُو بعالم آورد ✤ ہر بُومِ شب پرستے در کُنجِ خود خزیدہ
اے کانِ دلربائی دانم کہ از کجائی ✤ تو نورِ آں خدائی کیں خلق آفریدہ
میلم نماند باکس محبوبِ من توئی بس ✤ زیرا کہ زاں فغاں رس نورت بما رسیدہ

۳- نورِ فرقاں نہ نہفت است چناں ✤ کو بماند نہاں ز دیدہ وراں
آں چراغِ ہدیٰ است دنیا را ✤ رہبر و رہنما است دنیا را

رحمتے از خدا است دُنیا را ❊ نعمتے از سماست دُنیا را
مخزنِ رازہائے ربانی ❊ از خدا آلۂ خدادانی
برتر از پایۂ بشر بکمال ❊ دستگیرِ قیاس و استدلال
کارساز اتم بعلم و عمل ❊ جُنبشِ علم و اثر اکمل
کورئ خود ترک کُن ماہے ببیں ❊ اے گدا برخیز و آں شاہے ببیں
رُو ببیں و قدر ببیں و مذہب ببیں ❊ وزمحاسن ہائے خوباں صد ببیں

۴۔ وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ❊ نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر ❊ لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے ❊ اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے
وہ یار لامکانی وہ دلبرِ نہانی ❊ دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے ❊ وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں ❊ وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ ❊ باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
دُنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا ❊ معشوق ہے تو میرا عشقِ صفا یہی ہے
دلبر کی رہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے ❊ ہشیار ساری دُنیا اک باولا یہی ہے

۵۔ جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است ❊ خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است
دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش ❊ در ہر مکان ندائے جلالِ محمدؐ است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم ❊ یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است
ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی است ❊ ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

۶۔ اے در انکار و شکے از شاہ دیں ! ❊ خادماں و چاکرانش را ببیں
کس ندیدہ از بزرگانت نشاں ❊ نیست در دستِ تو بجز از داستاں
لیک اگر خواہی بیا بنگر زما ❊ صد نشانِ صدقِ شانِ مصطفےٰ
صادقاں را نورِ حق تابد مدام ❊ کاذباں مُردند و شد ترکی تمام
مصطفےٰ مہرِ درخشانِ خدا است ❊ بر عدوش لعنتِ ارض و سما است
ایں نشانِ لعنت آمد کیں خساں ❊ ماندہ اندر ظلمتے چوں شپرّاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے دلِ صافی نہ عقلِ راہ بیں ÷ رہ نماید درگاہ ربّ العالمین
جان گنی صد کن بکین مصطفےٰ ÷ رہ نہ بینی جز بدینِ مصطفےٰ
تا نہ نورِ احمدؐ آید چارہ گر ÷ کس نمے گیرد ز تاریکی بدر
از طفیلِ اوست نورِ ہر نبی ÷ نامِ ہر مرسل بنامِ او جلی

۷۔ ز عشاقِ فرقان و پیغمبریم ÷ بدیں آمدیم و بدیں بگذریم

۸۔ عجب نوریست در جانِ محمدؐ ÷ عجب لعلے است در کانِ محمدؐ
ز ظلمت ہا دلے آنگہ شود ÷ کہ گردد از محبانِ محمدؐ
عجب دارم دلِ آں ناکساں را ÷ کہ رو تابند از خوانِ محمدؐ
ندانم ہیچ نفسے در دو عالم ÷ کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش ÷ محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ
سرے دارم فدائے خاکِ احمدؐ ÷ دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ
بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم ÷ نثارِ روئے تابانِ محمدؐ
دریں رہ گر کُشندم ور بسوزند ÷ نتابم رو ز ایوانِ محمدؐ
بسے سہل است از دُنیا بریدن ÷ بیادِ حُسن و احسانِ محمدؐ
فدا شد در رہش ہر ذرۂ من ÷ کہ دیدم حُسنِ پنہانِ محمدؐ
دگر استاد را نامے ندانم ÷ کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ
بدیگر دلبرے کارے ندارم ÷ کہ ہستم کُشتۂ آنِ محمدؐ
مرا آں گوشۂ چشمے بباید ÷ نخواہم جز گلستانِ محمدؐ
دلِ زارم بپہلویم مجوئید ÷ کہ بستیمش بدامانِ محمدؐ
من آں خوش مرغ از مرغانِ قدسم ÷ کہ دارد جا بہ بستانِ محمدؐ
تو جانِ ما منوّر کردی از عشق ÷ فدایت جانم اے جانِ محمدؐ

۹۔ بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم ÷ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر تار و پودِ من بسر آید بعشقِ او ٭ از خود تہی و از غمِ آں دلستاں پُرم

۱۰۔ اے خداوندِ مَن گناہم بخش ٭ سوئے درگاہِ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم ٭ پاک کُن از گناہِ پنہانم
دِلستانی و دِلرُبائی کُن! ٭ بہ نگاہے گِرہ کُشائی کُن!
در دو عالم مرا عزیز توئی ٭ و آنچہ مے خواہم از تو نیز توئی

۱۱۔ آؤ عیسائیو اِدھر آؤ! ٭ نُورِ حق دیکھو راہِ حق پاؤ
جس قدر خوبیاں ہیں قرآں میں ٭ کہیں انجیل میں تو دِکھلاؤ

۱۲۔ چو اسلام دینے قوی و متین ٭ ندیدم کہ بر منبعش آفریں
چناں دارد ایں دینِ حقا بلیش بیش ٭ کہ حاسد بر بیند درو رُوئے خویش
ندارد دگر مثلِ خود در بلاد ٭ خلافش طریقے کہ مثلش مباد
اگر تا مسلماں خبر داشتے ٭ بجاں جنسِ اسلام نگذاشتے
محمدؐ مہیں نقشِ نُورِ خداست ٭ کہ ہرگز چنوئے بگیتی نخاست
تہی بود از راستی ہر دیار ٭ بکردار آں شب کہ تاریک و تار
خدائش فرستاد و حق گسترید ٭ زمیں را بداں مقدمے جاں دمید
نہالیست از باغِ قدس و کمال ٭ ہمہ آلِ او ہمچو گلہائے آل

پھر آں مکرم نے مجھے مولوی ثناءاللہ صاحب سے تشفی حاصل کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اِس کے متعلق زیادہ تفصیل میں نہ جاتے ہوئے صرف اتنا ہی عرض کرتا ہوں کہ جو لوگ نہ صرف خود اقراری مجرم بن چکے ہوں۔ شرّ البشرِ شرار العُلماء علماؤھم شرّ من تحت ادیم السّماءِ کا مصداق ہوں۔ بلکہ اِن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اُن کے جھُوٹے۔ دغا باز۔ مفسد اور نا فرمان ہونے پر مُہرِ تصدیق ثبت کر رہا ہو۔ اُن سے کسی تشفی کی اُمید دلانا یا اُمید رکھنا دعاۃٌ الی ابوابِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہنّم من اجابھم فقذ فوہ فیہا کی وعید کا دانستہ مصداق بننا ہے۔ سُنئے مولوی صاحب کیا فرماتے ہیں :۔

۱۔ اہلحدیث ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء۔

"قرآن مجید میں یہود کی مذمت کی گئی ہے کہ کچھ حصّہ کتاب کا مانتے ہیں۔ اور کچھ نہیں مانتے۔ افسوس آج ہم اہلحدیثوں میں یہ عیب بالخصوص پایا جاتا ہے۔" (صہ ۹ کالم اوّل)

۲۔ اہلحدیث ۵ ستمبر ۱۹۳۱ء صہ ۱۱۔

"نام کے بنی اسرائیل تو آنکھ سے اوجھل ہوگئے۔ مگر آہ کام کے بنی اسرائیل اب بھی موجود اور ترقی پذیر ہیں ..... صادق و مصدوق فداہ ابی و اُمّی رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل ہماری اس شہسواری اور گوئے سبقت کی پیش روی کی اِن الفاظ میں پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ میری اُمّت کے لوگ بھی ہُو بہُو بنی اسرائیل کی طرح افعالِ بد میں منہمک ہو جائیں گے حتّٰی کہ ان میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہوگا۔ تو میری اُمّت میں بھی ماں سے زنا کرنے والے موجود ہوں گے۔ واقعہ یہ ہے کہ آج ہم مدعی اہل حدیث بھی خذو النّعل بالنّعل بنی اسرائیل کی طرح ہر معاملہ میں مصلحت و دُور اندیشی ضرورت وقتی و پالیسی۔ زر پرستی و کاسہ لیسی۔ خوشامد و چاپلوسی وغیرہ کو معبُودِ برحق سمجھ کر اسی کی پُوجا کرنے لگے ہیں۔"

فرمائیے جن لوگوں کا اپنا یہ اقرار ہو۔ کہ وہ یہود نامسعود کے نقشِ قدم پر چلنے والے اور عبدۃ ہواء النفس ہیں۔ ان سے کسی خیر اور نیکی کی توقع ہو سکتی ہے ؟

پھر آپ نے عبداللہ معمار اور مولوی انور شاہ صاحب کشمیری اور مولوی فتح محمد صاحب اور مفتی محمد دین صاحب گجرات کا حوالہ دیکر بھی لکھا ہے کہ اُن کی محمدیہ پاکٹ بُک اور رسالے اور کتابیں دیکھو اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا ہے "غرض ان تمام مسائل پر علماء نے اتنی بحثیں کر دی ہیں کہ انکو دوبارہ چھیڑنا تضیعِ اوقات کے سوا کچھ نہیں" نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ آپ ان طواغیت کا نام علماء رکھتے اور انکی مزخرفات کو "علمی بحث" قرار دیتے اور انکو دینی معاملہ میں حکم ٹھیراتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں صریح طور پر ارشاد باری تعالیٰ موجود ہے کہ ہرگز ہرگز دشمنانِ دین اور سرکش اور نافرمان لوگوں کے پیچھے نہ چلو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الم تر الی الذین یزعمون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انهم اٰمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا به ویرید الشیطٰن ان یضلهم ضلالاً بعیداً (نساءع)

افسوس آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ کسی امر کے متعلق شہادت وہ قابلِ قبول ہوتی ہے جو اس کے دوستوں کی طرف سے پیش کی جاوے یا وہ جو اس کے دشمن پیش کریں۔ اگرچہ ہر شخص جسے اللہ تعالیٰ نے تھوڑی بہت عقل عطا فرمائی ہے۔ ادنیٰ تامل سے معلوم کر سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو اخلاقی اور روحانی طور پر قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے کوئی دُور کی نسبت بھی نہیں رہی لیکن اگر کوئی شخص عقل سے بالکل کورا بھی ہو تب بھی ان لوگوں کے افعالِ قبیحہ اور حرکاتِ شنیعہ کو دیکھ کر فی الفور فیصلہ کر سکتا ہے کہ اسلام چھوڑ یہ لوگ تو انسانیت سے بھی بے بہرہ ہوگئے ہیں۔ اور مدعیان قادیان ہی کے دشمن نہیں بلکہ جن پاک ہستیوں سے اپنے نام نہاد تعلق کی نمائش کرتے ہیں ان کے بھی یہ دوست نہیں۔ بلکہ بدترین دشمن ہیں۔ ذرا اقتباساتِ ذیل کو ملاحظہ کیجئے اور بار بار کیجئے۔ تا معلوم ہو کہ "مدعیان قادیان" کیا کہتے ہیں:۔

۱۔ اسلام۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے ÷ کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے ÷ یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا ÷ نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ÷ لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں ÷ دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔

مصطفےٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت ÷ اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام ÷ دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے ÷ اے سونیوالو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے
مجھکو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا ÷ اب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج ÷ پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن بلا یہی ہے

کہ دینِ خدا دینِ اسلام ہے ÷ جو ہو منکر اس کا برا انجام ہے
محمد وہ نبیوں کا سردار ہے ÷ کہ جس کا عدو مثلِ مردار ہے

۲۔ الہام۔

وہ ناداں جو کہتا ہے در بند ہے ÷ نہ الہام ہے اور نہ پیوند ہے
نہیں عقل اس کو نہ کچھ غور ہے ÷ اگر وید ہے یا کوئی اور ہے
یہ سچ ہے کہ جو پاک ہو جاتے ہیں ÷ خدا سے خدا کی خبر لاتے ہیں
اگر اس طرف سے نہ آوے خبر ÷ تو ہو جاوے یہ راز زیر و زبر
طلبگار ہو جائیں اس کے تباہ ÷ وہ مر جائیں دیکھیں اگر بند راہ
نہ جانا کہ الہام ہے چیز کیا ÷ اسی سے تو ملتا ہے گنج لقا
اسی سے تو عارف ہوئے بادہ نوش ÷ اسی سے تو آنکھیں کھلیں اور گوش
یہی ہے کہ نائب ہے دیدار کا ÷ یہی اک چشمہ ہے اسرار کا
اسی سے ملے ان کو نازک علوم ÷ اسی سے تو ان کی ہوئی جگ میں دھوم
خدا پر خدا سے یقیں آتا ہے ÷ وہ باتوں سے ذات اپنی سمجھاتا ہے
کوئی یار سے جب لگاتا ہے دل ÷ تو باتوں سے لذت اٹھاتا ہے دل
کہ دلدار کی بات ہے اک غذا ÷ مگر تو ہے منکر تجھے اس سے کیا

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔

در دلم جوشد ثنائے سرورے ÷ آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے
آنکہ جانش عاشقِ یارِ ازل ÷ آنکہ روحش واصلِ آں دلبرے
احمدِ آخر زماں کز نورِ او ÷ شد دلِ مردم ز خور تاباں ترے
از بنی آدم فزوں تر در جمال ÷ وز لآلی پاک تر در گوہرے
حسنِ رویش بہ ز ماہ و آفتاب ÷ خاکِ کویش بہ ز مشکِ عنبرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یک نظر بہتر ز عمر جاوداں ÷ گر فتد کس را براں خوش پیکرے

منکہ از حسنش ہمی دارم خبر ÷ جاں فشانم گر دہد دل دیگرے

اُمّی و در علم و حکمت بے نظیر ÷ زیں چہ باشد حجتے روشن ترے

ما ہمہ پیغمبراں را چاکریم ÷ ہمچو خاکے اوفتادہ بر درے

ہر رسولے کو طریق حق نمود ÷ جانِ ما قرباں برآں حق پرورے

اے خداوندم بہ خیلِ انبیاء ÷ کش فرستادی بہ فضلِ اوفرے

معرفت ہم دہ چو بخشیدی دلم ÷ مَے بدہ زانساں کہ دادی ساغرے

اے خداوندم بنامِ **مصطفٰے** ÷ کش شدی در ہر مقامے ناصرے

دستِ من گیر از رہِ لطف و کرم ÷ در مہمّ باش یار و یاورے

تکیہ بر زورِ تو دارم گرچہ من ÷ ہمچو خاکم بلکہ زاں ہم کمترے

ہر شخص جو ان پاکیزہ خیالات پر اطلاع پائے گا۔ اِس بات کا اقرار کئے بغیر ہرگز نہیں رہ سکیگا کہ یہ خیالات بجز اُس شخص کے جس کے خمیر میں اسلام۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا سچا عشق ودیعت کیا گیا ہو۔ ہرگز کسی کو نہیں سُوجھ گئے۔ اور نہ کسی کی زبان قلم ان خیالات کے اظہار پر قادر ہو سکتی ہے بجز اس شخص کے جو صاحبِ حال ہو پس جو شخص اپنی بدبختی کی وجہ سے ایسے اشخاص پر جو صاحبِ حال ہیں اور اسلام۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے جاں نثار غلام اور عاشقانِ صادق ہیں۔ کفر کا فتویٰ لگاتا اور ان کا نام مرتداور دجّال اور بے ایمان رکھتا ہے۔ وہ یقیناً اپنے کفر۔ اپنے ارتداد اور اپنی دجالیت پر مُہرِ تصدیق ثبت کرتا ہے۔ اور لوگوں پر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کہ اسلام کے احکام کی پابندی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور قرآن کریم کی پیروی سے کوئی اخلاقی یا روحانی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور ظاہر ہے کہ ایسے دین اور ایسے نبی اور ایسی کتاب کو جو شخص بے فیض ثابت کرنا چاہتا ہے جس دین اور جس نبی اور جس قرآن کی پیروی سے اندھے سجاکھے ہوتے اور بہرے سُننے لگتے اور مُردے زندہ ہو جاتے ہیں۔ اس سے بڑھکر اسلام کا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا دشمن اور کون ہو سکتا ہے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے اسلام کو تجربہ کرکے دیکھا ہے۔ اس مذہب کی پیروی سے بآسانی خدا مل جاتا ہے۔ یہ بدبخت کہتے ہیں تو جھوٹا ہے۔ وہ کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیہ وسلم سچے نبی ہیں کیونکہ ان کی فلاں فلاں پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ یہ بدبخت کہتے ہیں تو جھوٹا ہے حضرت کی کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ وہ کہتا ہے قرآن خدا کا سچا کلام ہے کیونکہ اس کی فلاں فلاں پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ اور یہ بدبخت لوگ اپنی کوری اور اپنی بدبختی کی وجہ سے کہتے ہیں۔ تو جھوٹا ہے۔ قرآن کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوئی۔ فرمائیے یہ اس شخص کے دشمن ہیں یا اسلام کے پیغمبر اسلام کے اور قرآن کریم کے؟ اور کیا ایسے لوگ اس قابل ہیں کہ کوئی شریف آدمی انہیں منہ لگائے۔ آخر "مدعیان قادیان" کا جرم کیا ہے۔ یہی نا کہ وہ کہتے ہیں کہ:۔ زندہ خدا صرف وہ خدا ہے جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ وہ آج بھی ویسا ہی خدا ہے۔ جیسا کہ آج سے دس ہزار سال پہلے تھا۔ اگر وہ پہلے سنتا تھا۔ تو اب بھی سنتا ہے۔ اگر پہلے بولتا تھا۔ تو اب بھی بولتا ہے۔ جو کام وہ پہلے کیا کرتا تھا۔ اب بھی کرتا ہے۔ اگر خدا ہمارے زمانہ میں سنتا تو ہے۔ مگر بولتا نہیں۔ تو سننے کا یقینی ثبوت تو بولنا ہی ہے۔ اگر وہ بولتا نہیں تو پھر اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ وہ سنتا ہے۔ اور یہ کہ سچا مذہب صرف اسلام ہے اور حقیقی زندگی صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ کیا لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دینا اور اسلام کی زندہ برکات پیش کرنا جرم ہے؟ اور سنیئے:۔

۱- "اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو۔ اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو۔ میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے۔ کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔" (تریاق القلوب ص۱۲-۱۳)

۲- "سو آؤ ہم دکھاتے ہیں۔ کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے جس پر ہر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے۔ اور اب بھی دیتا ہے۔ اور یاد رکھو۔ کہ جس میں خیالانہ زندگی نہیں وہ مُردہ ہے نہ زندہ۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لیکر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اس کی پیروی سے اور اس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اُترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا اور اس قدر نشان غیبی دیکھے کہ ان کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۱۲)

اب اے تمام وہ لوگو جن کے دل میں خدا کا خوف ہے۔ جنہیں اسلام سے۔ قرآن کریم سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھی الفت اور محبت ہے۔ خدا ترسی سے کام لیکر سچ سچ بتلاؤ۔ کہ ان اقتباسات میں کونسی ایسی بات ہے جو اسلام کو بدنام کرنیوالی ہے۔ یا خدا تعالےٰ پر نعوذ باللہ بٹہ لگانے والی ہے۔ یا قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و شان کو کم کرنے والی ہے۔ اگر کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں۔ تو پھر خدا کے لئے غور کرو کہ جو لوگ ان باتوں سے جو اسلام کا زیور اور مسلمانوں کے لئے باعثِ فخر و مباہات ہیں۔ نہ صرف خود نفرت کریں بلکہ دوسروں میں بھی سراسر دروغ بافی کر کے نفرت کے جذبات پیدا کریں۔ نہ صرف یہ کہ خود یہ باتیں نہ سنیں۔ بلکہ کوشش کر کے دوسروں کو بھی سننے سے روکیں۔ اور نہ صرف ان حرکات کے مرتکب ہوکر یہود و نصاریٰ سے مشابہت پیدا کریں بلکہ گندی گالیاں دینے۔ اینٹ روڑے اور پتھروں کی بارش برسانے۔ گند اچھالنے اور کیچڑ پھینکنے۔ مختلف جانوروں کی بولیاں بولنے۔ سوانگ بھرنے۔ ہلڑ مچانے اور شور و غوغا کر کے آسمان سر پر اٹھانے میں گذشتہ انبیاء کے تمام منکرین اور مکذبین سے سبقت لے جائیں۔ تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان میں انسانیت کی بو بھی پائی جاتی ہے۔ اور کیا یہ سچی بات نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کا وجود ملک۔ قوم۔ مذہب اور انسانیت کے روشن چہرہ پر ایک نہایت ہی مکروہ اور بدنما داغ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور محرک ان تمام افعال شنیعہ کے وہ ہیں جن کو بارگاہِ مصطفوی سے شر البشر شر ار العلماء اور علماءھم شر من تحت ادیم السماء کا سرٹیفکیٹ ملا ہوا ہے۔

حال ہی میں جب "مدعیان قادیان" نے ہندوستان کے طول و عرض میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد و محاسن بیان کرنے کے لئے حسب معمول جلسہ ہائے سیرت النبی کے انعقاد کی تاریخ مقرر کی۔ تو ان دشمنان رسول کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اور انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہلی۔ لاہور اور امرتسر میں ان مبارک جلسوں کو بند کرنے کے لئے جن میں ہندو سکھ اور عیسائی شرفا حضور پُر نور سے اپنی دلی عقیدت کا اظہار کرنے والے اور حضور کی کافۃ الناس کے لئے بے مثال قربانیوں کا ذکر کرنے والے تھے۔ جو جو شرمناک اور خلافِ انسانیت حرکات کرکے اپنے لئے دنیوی و اُخروی روسیاہی کا سامان مہیا کیا۔ وہ رہتی دُنیا تک یادگار اور ان نام نہاد مسلمانوں کے گلے کا ہار اور اللہ رسول۔ ملائکہ اور کافۃ الناس کی لعنت وپھٹکار بنکر رہے گا۔ اس سلسلہ میں لمبی چوڑی تفصیلات کو چھوڑ کر مَیں صرف ایک ضمنی واقعہ عرض کرتا ہوں۔ لکھا ہے:۔

"احمدی تو گول باغ سے چلے آئے تھے لیکن احرار کا جمِ غفیر وہاں موجود تھا جب میں سوٹیوں کی واپسی کے تردّد میں (جلسہ سے قبل تمام سوٹیاں پولیس نے اپنی تحویل میں لے لی تھیں) مشغول تھا۔ تو میرے ساتھی حافظ عبدالواحد صاحب نے جو گیٹ کے باہر کھڑے تھے۔ اس لئے کہ نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ وہیں ایکطرف نماز پڑھنی شروع کردی۔ احرار نے ان کے گرد حلقہ بنا لیا۔ اور شور کرنا اور گالیاں دینی شروع کردیں۔ روڑے اور کنکر بھی اُن پر پھینکے۔ اُن کی سوٹی جو انہوں نے اپنے آگے رکھی ہوئی تھی۔ اٹھالی۔ ایک کُتّا ٹانگ سے پکڑکر چیختا چلاتا اُن پر ڈے مارا۔ اور جب وہ سجدے میں گئے تو پیچھے سے ان کی ٹانگیں اوپر کو اٹھالیں۔ کچھ سپاہی یہ تماشا دیکھکر ہنس رہے تھے۔ اور بدمعاشوں کو زیادہ دلیر کر رہے تھے۔ مَیں نے جب یہ حالت دیکھی تو ایک سارجنٹ کو توجہ دلائی۔ تب اس نے ان غنڈوں کو منتشر کیا۔ حافظ صاحب سب کچھ برداشت کرتے ہوئے نماز میں مشغول رہے اور پوری نماز ادا کرنے کے بعد سلام پھیرا۔" (الفضل مؤرخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۴۴ء)

فرمایئے کیا بعینہٖ انہیں واقعات کا اعادہ نہیں ہو رہا۔ جو مشرکینِ مکہ اور یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہ پر آج سے ساڑھے تیرہ صدیاں قبل گذرے تھے۔

کہا جا سکتا ہے کہ یہ واقعات مسلمانوں کے ایک خاص گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ساری قوم کو ان افعالِ شنیعہ کے لئے متہم گردانا درست نہیں۔ مَیں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ یہ واقعات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک خاص گروہ سے متعلق ہیں۔ اور کہ سب کے سب ان حرکاتِ قبیحہ کے ذمہ وار نہیں ہیں۔ مگر یہ تو اس صورت میں تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ جب اس قسم کا کوئی واقعہ رونما ہوتے ہی باقی قوم کی طرف سے اس کے برخلاف متفقہ آواز اٹھائی جاوے۔ پریس اور پلیٹ فارم سے اس غنڈہ پن کے خلاف نفرت وحقارت کا اظہار کیا جاوے۔ اور ان حرکات کے مرتکب لوگوں سے جب تک وہ اپنی اصلاح نہ کریں۔ ہر قسم کے تعلقات منقطع کر کے اپنی بیزاری کا عملی ثبوت دیا جاوے۔ لیکن اگر ان باتوں میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو۔ بلکہ برعکس اس کے احراری غنڈے ہر قسم کے غنڈہ پن کا بار بار اعادہ کرتے رہیں۔ اور تمام مسلمان نہ صرف اپنی اپنی جگہ خاموش بیٹھے رہیں۔ بلکہ الٹا روپے پیسے سے اُن کی امداد کرتے رہیں۔ مقدمات میں جھوٹی گواہیاں دے کر ایسے مجرموں کو چھڑا لائیں۔ اور در پردہ اُن کے ان افعال پر بغلیں بجائیں۔ اور احمدیوں کی دشمنی میں آپس کے ذاتی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر بحکم الکفر ملۃ واحدۃ سب فرقے اکٹھے ہو جائیں۔ تو کون عقلمند ایسا ہے جو یہ فیصلہ کرنے پر مجبور نہ ہو۔ کہ درحقیقت ایک خاص گروہ نہیں بلکہ ساری کی ساری قوم ان افعال کی ذمہ وار ہے۔ اور اگر ایسے بعض افراد اپنی ذاتی شرافت کی وجہ سے قابلِ استثنا رہیں۔ تو وہ النادر کالمعدوم کے حکم میں ہیں۔

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ نمازیں پڑھنے والے۔ روزے رکھنے والے۔ حج کرنے والے۔ زکوٰۃ دینے والے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانیں خرچ کرنے والے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ قرآن کریم اور اسلام کی دشمنوں کے حملوں سے عملی رنگ میں حفاظت کرنیوالے اندرونی اور بیرونی طور پر نظام تبلیغ قائم کرنے والے اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر اپنے عزیز و اقارب اور محبوب وطن سے جدا ہونے والے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا کا عملی ثبوت پیش کرنے والے اسلامی نظام کے مطابق ایک واجب الاطاعت امام۔ ایک مرکز۔ ایک بیت المال رکھنے والے۔ غرض اعتقادی اور عملی رنگ میں صحیح اسلامی نقشہ پیش کرنے والے تو مرتد۔ بے ایمان اور پکے کافر مگر جو لوگ ان اعمال کے بجالانے والوں کا منہ چڑائیں۔ ان پر آوازے کسیں۔ پھبتیاں اڑائیں۔ وہ بقول اہلحدیث مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۲۵ء:۔

"مسلمانوں میں ننانوے فیصدی ایسے مسلمان ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ مگر نہیں جانتے کہ مسلمان ہونے کے کیا معنی ہیں۔ اور لفظ اسلام کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔۔۔۔۔ سُنی سنائی باتیں کان میں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کی بنا پر خیال کرتا تھا کہ مسلمان اسکو کہتے ہیں جسے پتنگ بازی۔ کبوتر بازی۔ مُرغ بازی بٹیر بازی۔ قمار بازی اور ہمچو قسم تمام بازیوں کو اپنے حق میں رجسٹر کرالیا ہو۔ ہاں مسلمان اسکو کہتے ہیں جس کا مایۂ ناز پیشہ گدائی ہو۔ قلاش ہو۔ دھوکہ باز ہو۔ ہیجڑا ہو۔ چور ہو چغل خور ہو۔"

اور بالفاظ نواب صدیق حسن خانصاحب اقتراب الساعۃ ص ۔:-

"یہ بڑے بڑے فقیہہ۔ یہ بڑے بڑے مدرس۔ یہ بڑے بڑے درویش جو ڈنکا دینداری خداپرستی کا بجا رہے ہیں۔ رد حق۔ تائید باطل۔ تقلید مذہب۔ تقیید مشرب میں مخدوم عوام کالانعام ہیں۔ سچ پوچھو تو دراصل پیٹ کے بندے نفس کے مرید ابلیس کے شاگرد ہیں۔ چندیں شکل از برائے اکل۔ ان کی دوستی و دشمنی ان کے باہم کا رد و کد فقط اسی حسد و کینہ کے سبب ہے نہ خدا کے لئے نہ امام کے لئے نہ رسول کے لئے۔ علم میں مجتہد و مجدد ہیں۔ لیکن حق و باطل۔ حرام حلال میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ غیبت۔ سب و شتم۔ خدیعت و زُور۔ کذب و فجور۔ افتراء کو گویا صالحات باقیات سمجھکر رات دن بذریعہ بیان و زبان خلق میں اشاعت فرماتے ہیں۔"

"اولٰئک ھم المومنون حقًّا" وہ پکے مومن ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

قبلہ سید صاحب! خود کو شاخِ زعفران سمجھتے ہوئے جن لوگوں کو آپ نہایت حقارت سے "**مدعیانِ قادیان**" کہتے ہیں۔ ذرا غور سے سُنئے کہ خلق خدا ان کو غائبانہ کیا کہتی ہے۔

(۱) مولوی محمد حسین بٹالوی رئیس المعاندین اپنی چشمدید شہادت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں (جب دوستانہ تعلقات قائم تھے اور تصانیف کا جن سر پر سوار نہ ہوا تھا):-

"**ہماری رائے میں یہ کتاب (براہین احمدیہ) اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آجتک اسلام میں شایع نہیں ہوئی۔** اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذٰلک امرًا۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا مؤلف بھی اسلام کی جانی و مالی و قلبی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔ ہمارے اس بیان کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم از کم کوئی ایسی کتاب بتادے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہمو سماج سے اس قدر زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے۔ جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھالیا ہو۔ اور مخالفین اسلام و منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعوےٰ کیا ہو۔ کہ جس کو وجودِ الہام کا شک ہو۔ وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ و مشاہدہ کرے۔ اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوامِ غیر کو مزا بھی چکھادیا ہو۔" (اشاعۃ السنۃ)

۲۔ موقر جریدہ **وکیل** امرتسر رقمطراز ہے :-

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شورِ قیامت ہو کے خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی موت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔

مرزا صاحب کی اس رفعت لئے ان کے بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیمیافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرادیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہوگیا ہے۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی۔ خاتمہ ہوگیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاوے .....
غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبارِ احسان رکھیگی۔ کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کیطرف سے فرضِ مدافعت ادا کیا۔ اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا۔ جو اُس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعارِ قومی کا عنوان نظر آئے۔ قائم رہے گا۔ اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے...... ہندوستان آج مذاہب کا عجائب خانہ ہے۔ اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہاں موجود ہیں۔ اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔ اس کی نظیر غالباً دُنیا میں کہیں نہیں مل سکتی۔ مرزا صاحب کا دعوےٰ تھا کہ میں ان سب کے لئے حکم وعدل ہوں۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں بہت مخصوص قابلیت تھی...... آیندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دُنیا میں اِس شان کا شخص پیدا ہو۔ جو اپنی اعلیٰ خواہشیں محض اس طرح مذہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔"

کیوں جی قبلہ سید سلیمان ندوی صاحب! آیا خیال شریف میں! کہ وہ "مدعیانِ قادیان" کون صاحب ہیں؟ اگر اب تک بھی آپ نہیں سمجھے تو ایک دفعہ پھر سُنئیے۔ کہ اگر آپ مسلمان ہیں۔ نہیں نہیں تعلیمیافتہ اور روشن خیال مسلمان ہیں۔ اگر آپ کی رگوں میں زندہ خون موجود ہے۔ اگر حمایت اسلام کا جذبہ آپ کے شعار قومی کا عنوان ہے۔ تو وہ شخص آپ کا بہت بڑا شخص تھا۔ جس کی ذات کے ساتھ اسلام کی شاندار مدافعت وابستہ تھی۔ وہ شخص بہت بڑا شخص اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل تھا۔ وہ شخص قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے مدافعت کا فرض ادا کرنے والا تھا۔ وہ شخص مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی مخصوص قابلیت رکھتا تھا۔ وہ شخص اسلام کی جانی مالی۔ قلبی ولسانی۔ حالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم تھا جس کی نظیر پہلے مسلمانوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تلاش کرنا بیسود ہے۔ اور اگر آپ کا ایسے شخص کے ساتھ وابستگی کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اُلٹا اس کی ذات سے بُغض اور کینہ دل میں رکھکر نہ صرف خود اس سے متنفر ہیں بلکہ سیرت النبی کی مقدس اوٹ میں اپنے مُنہ کی پھونکوں سے اس روشن چراغ کو بجھانے کے درپے ہیں۔ تو ہر صاحب عقل وخرد اس نتیجہ پر پہنچنے میں، حق بجانب ہوگا۔ کہ آپکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

قبلہ سید صاحب! اللہ تعالےٰ نے ہرگز ہرگز آپ کو مکلف نہیں فرمایا کہ عبداللہ معمار، مولوی انور شاہ کشمیری۔ فتح محمدؐ اور مفتی محمد دین کی پیروی کروگے تو نجات پاؤگے۔ ہاں یہ ضرور قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ فلا وربك لا یؤمنون حتّٰی یحکّموك فیما شجر بینھم ثمّ لا یجدوا فی انفسھم حرجاً ممّا قضیت ویسلّموا تسلیمًا ۝ یعنی اے رسولؐ! تیرے رب کی قسم ہے۔ کہ یہ لوگ ہرگز مومن نہیں کہلا سکتے۔ جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھے حکم نہ ٹھہرائیں۔ اور پھر جو فیصلہ تو کرے اس سے دل میں تنگی محسوس نہ کریں۔ اور ایسی فرمانبرداری نہ کریں، جو فرمانبرداری کرنے کا حق ہے۔ پس اگر آپ کے دل میں ایمان کی کوئی قدر ہے۔ تو آپ عبداللہ معمار اینڈ کمپنی کو چھوڑ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کے طالب ہوں۔ حضورؐ جو فیصلہ فرمائیں اسے بطیبِ خاطر قبول فرمائیں۔ اور کسی قسم کی تنگی کو دل میں جگہ نہ دیں۔ نہ صرف یہی بلکہ اس فیصلہ کو قبول کرنے میں اگر آپ کی جان۔ مال۔ عزت بھی خطرہ میں ہو۔ تو ان کی پرکاہ جتنی بھی اہمیت نہ سمجھیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل ان کان اٰباؤکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احبّ الیکم من اللہ ورسولہ وجھادٍ فی سبیلہ فتربّصوا حتّٰی یاتی اللہ بامرہٖ واللہ لا یھدی القوم الفاسقین ۝
(توبہ ع ۳)

اور دوسری جگہ فرمایا۔ لا تجد قومًا یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم وابناءھم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اواخوانهم اوعشيرتهم اولٓئك كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ويدخلهم جنّٰتٍ
تجري من تحتها الانهٰر خٰلدين فيها رضي الله عنهم و
رضوا عنه اولٓئك حِزْبُ اللهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ٥

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس ابن مریم اور مہدی کے آنے کی خبر دی تھی ساتھ ہی اس کی شناخت کے لئے کچھ نشانات بھی بیان فرمائے تھے۔ تا ایمانی بصیرت رکھنے والے لوگ اُسے اُن نشانات سے بآسانی شناخت کر سکیں۔ جس طرح آپ نے نہایت لاپروائی سے فرما دیا ہے۔ کہ "ابن مریم کے نزول کی خبر ہے کسی نبی کی بعثت کی خبر نہیں جو بعد المشرقین ہو۔ اختلاف آپ کے فہم میں ہے قرآن وحدیث میں نہیں۔" حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول اِس قسم کی بے اعتنائی کا نتیجہ نہ تھا اور نہ ہی کسی مجنون کی بڑ تھی نعوذ باللہ۔ کہ جس کی حقیقت اور اصلیت ہی کچھ نہ ہو۔ بلکہ بعد میں آنے والوں کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اس میں بہت بڑا نشان تھا۔ اور اللہ رب العٰلمین کی اسے تائید حاصل تھی۔ پس وہ پیشگوئی اپنے پورے جلال کے ساتھ اپنے مقررہ وقت پر پوری ہو کر لاکھوں بندگانِ خدا کی رہنمائی اور سعادتِ دُنیوی واُخروی کا موجب ہو چکی ہے۔ آپ بھی دیدۂ بینا لے کر اس پر غور فرمائیں۔ اور اس آسمانی مائدہ سے مُنہ نہ پھیریں۔ اور عمداً لسان العرب۔ صحاح جوہری اور اساس البلاغہ کی ریتلی بُنیادوں پر اپنے اعتقاد اور ایمان کی عمارت کھڑی کر کے لا یقدرون علیٰ شیئًا مما کسبوا کے گروہ میں داخل نہ ہوں۔ اور بالآخر اس آسمانی مُنادی کا پیغام اُسی کے الفاظ میں بگوش ہوش سُنیں:۔

"اب جبکہ خدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو سورۂ فاتحہ میں سکھلائی گئی۔ گذشتہ تمام نعمتوں کا تم پر دروازہ کھول دیا ہے۔ تو تم کیوں ان کے لینے سے انکار کرتے ہو۔ اس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود آجائے گا۔ اس دودھ کے لئے تم بچہ کی طرح رونا شروع کر دو کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دودھ پستان سے خود بخود اُتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ۔ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے۔ کیا ہی دشوار گذار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے۔ پر اُن کے لئے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں۔ وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ ہمیں آگ منظور ہے۔ ہم اس میں اپنے محبوب کے لئے جلیں گے پھر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں۔ پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے یہی ہے جو خدا نے فرمایا۔ ان منکم الا واردھا وکان علی ربک حتماً مقضیاً۔ یعنی اے برو اور اے نیکو! تم میں سے کوئی بھی نہیں جو جہنم کی آگ پر گذر نہ کرے۔ مگر وہ جو خدا کے لئے اس آگ میں پڑتے ہیں وہ نجات دیئے جاویں گے۔ لیکن وہ جو اپنے نفس امارہ کے لئے آگ پر چلتا ہے۔ وہ آگ اسے کھا جائے گی۔ پس مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں۔ اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کے لئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں۔ اور اس سے موافقت نہیں کرتے۔ جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سو تم کوشش کرو۔ جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اُسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ۔ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابلِ پاداش ہے۔

وقت تھوڑا ہے اور کارِ عمر ناپیدا۔ تیز قدم اٹھاؤ جو شام نزدیک ہے۔ جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے۔ اور زیاں کاری کا موجب ہو۔ یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔"

(کشتی نوح صہ ۵۲/۵۴ تقطیع خورد)

اللہ تعالےٰ آپ کو یہ پیغام قبول کرنے کی ہمت عطا فرماوے۔ اور اسپر عملدرآمد کر کے آپ کو دینی دنیوی حسنات سے مالا مال ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔ و آخر دعوٰینا ان الحمد للہ رب العلمین۔

خاکسار عطا محمد اورنٹیل ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر ۱۹ نومبر ۱۹۴۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاع!

جن خریداران ریویو آف ریلیجنز اردو کا چندہ ۳۱ر جولائی سے پہلے کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے، ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ پرچہ یعنی اگست ۱۹۴۵ء کا پرچہ ان کی خدمت میں بذریعہ وی۔پی حاضر ہوگا۔ امید کی جاتی ہے کہ وہ وی۔پی وصول فرما کر اپنے قومی مجلّہ کی بروقت اعانت فرمائیں گے ؛

——— منیجر

(مولوی) قاضی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر قادیان سے شائع کیا ؛